کہاں ہے

اصحاب رسول رضی اللہ عنہ

کی توہین کا قانون...

ایرانی مجوسیوں اور ان کے اہل حدیث سلفیوں اور دیوبندی شیطانی پیروکاروں کی سازش...

کیا ہمارے دلوں میں صحابہ کرام کا کوئی احترام ہے؟

یا ہم مجوسی ایرانیوں کی روایتوں پر یقین رکھتے ہیں؟

ابو حیان سعید

شرمناک شیطانی بیانیہ

عَنْ نَافِعٍ , عَنِ ابْنِ عُمَرَ , " أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً كَشَفَ عَنْ سَاقِهَا وَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا , وَعَلَى عَجُزِهَا " وَكَأَنَّهُ كَانَ يَضَعُهَا عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ

ترجمہ:۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر جب بھی کنیز عورت خریدا کرتے تو وہ کنیز عورت کی ٹانگوں کا معائینہ کرتے، اپنے ہاتھ کنیز عورت کی چھاتی کے درمیان ہاتھ رکھتے اور کولہوں پر ہاتھ رکھتے۔

حوالہ:۔ سنن الکبری البیہقی
10789

سنن الکبری للبیھقی حدیث: 10789 عربی حدیث: 10789

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ (۱۰۷۸۹) الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّہُ كَانَ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَۃً كَشَفَ عَنْ سَاقِہَا وَوَضَعَ يَدَہُ بَيْنَ ثَدْيَيْہَا وَعَلَى عَجُزِہَا وَكَأَنَّہُ كَانَ يَضَعُہَا عَلَيْہَا مِنْ وَرَائِ الثَّوْبِ۔ [صحیح]

۱۰۷۸۹) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رض) جب کوئی لونڈی خریدتے تو اس کی پنڈلی سے کپڑا ہٹاتے اور اس کے پستانوں کے درمیان ہاتھ رکھتے اور اس کے سرینوں پر۔

اس کی سند کو ناصر الدین البانی ے اس روایت کو "صحیح" قرار دیا ہے (ارواء الغلیل فی التخریج الاحادیث، حدیث نمبر 1792

نام نہاد فقہ اسلامی یا فقہ شیطانی؟

حنفی فقیہ امام جصاص فرماتے ہیں کہ
" يَجُوزُ لِلْأَجْنَبِيِّ النَّظَرُ إلَى شَعْرِ الْأَمَةِ وَذِرَاعِهَا وَسَاقِهَا وَصَدْرِهَا وَثَدْيِهَا"
’’اجنبی آدمی کسی کی لونڈی کے بال، بازو، پنڈلی، سینہ اور پستان دیکھ سکتا ہے۔‘‘

مالکی فقہ کی کتاب الشرح الصغیر میں ہے
فيرى الرجل من المرأة - إذا كانت أمة - أكثر مما ترى منه لأنها ترى منه الوجه والأطراف فقط، وهو يرى منها ما عدا ما بين السرة والركبة، لأن عورة الأمة مع كل واحد (.ما بين السرة والركبة - (الجزء الأول، ص 290
لونڈی، اجنبی مرد کا جتنا جسم دیکھ سکتی ہے، مرد اس سے بڑھ کر اس کا جسم’’ دیکھ سکتا ہے۔ وہ صرف اس کا چہرہ اور ہاتھ پاوں دیکھ سکتی ہے، جبکہ غیر محرم مرد اس کی ناف ے گھٹنوں تک کے حصے کے علاوہ باقی سارا جسم دیکھ سکتا ہے۔ شوافع کا مختار مذہب بھی یہی ہے۔المذهب أن عورتها ما بين السرة والركبة (المهذب في (فقه الإمام الشافعي ,أبي اسحق الشيرازي، ص 96

فتاویٰ عالمگیری عرف فتاوی شیطانی کے مطابق

غیر محرم باندی کے جسم کا جس قدر حصہ دیکھنا حلال ہے، اُس کا چھونا بھی حلال ہے بشرطیکہ اپنی ذات اور اُس کنیز کی ذات پر شہوت طاری ہونے کا ڈر نہ ہو۔

غیر محرم باندی کے ساتھ خلوت یا اس کو سفر پر ساتھ لے جانے میں مشائخ حنفیہ کے دو قول ہیں۔ مختار یہ ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں، جبکہ شمس الائمہ سرخسی فتوی دیتے تھے کہ غیر کی باندی کے ساتھ سفر کرنا یا خلوت کرنا حلال ہے۔

مشائخ نے کہا ہے کہ لونڈی کو خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو بھی لونڈی کے بازووں، پنڈلی اور سینے کو چھونا اور ان حصوں کو ننگا دیکھنا جائز ہے، بشرطیکہ شہوت کی حالت میں نہ ہو۔

اگر لونڈی کو خریدنا مقصود ہو تو پھر حنفی فقہ کے بعض متون کے مطابق پیٹ اور پیٹھ کے علاوہ اس کے جسم کے حصوں پنڈلی، سینہ، بازو وغیرہ کو دیکھنا بھی جائز ہے اور چھونا بھی، چاہے اس سے شہوت پیدا ہونے کا خوف ہو۔ بعض مشائخ کا کہنا ہے کہ دیکھنا تو درست ہے، لیکن اگر شہوت کا خوف ہو تو پھر چھونا نہیں چاہیے۔
مصنف عبد الرزاق کی کتاب الطلاق میں "باب الرجل یکشف الامۃ حین یشتریھا" کے تحت اس حوالے سے صحابہ وتابعین کے متعدد آثار نقل کیے گئے ہیں۔ چند حسب ذیل ہیں۔
سعید ابن المسیب نے کہا کہ لونڈی کو خریدنے کا ارادہ ہو تو شرم گاہ کے علاوہ اس کا سارا جسم دیکھا جا سکتا ہے۔
شعبی نے بھی کہا کہ شرم گاہ کے علاوہ اس کا سارا جسم دیکھا جا سکتا ہے۔
ابن مسعود کے شاگردوں میں سے بعض نے کہا کہ ایسی لونڈی کو چھونا اور کسی دیوار کا ہاتھ لگانا ایک برابر ہے۔

مصنف عبد الرزاق کے مذکورہ باب کی روایات کے مطابق

حضرت علی سے لونڈی کی پنڈلی، پیٹ اور پیٹھ وغیرہ دیکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ لونڈی کی کوئی حرمت نہیں۔ وہ (بازار میں) اسی لیے تو کھڑی ہے کہ ہم (دیکھ بھال کر) اس کا بھاو لگا سکیں۔
عبد اللہ بن عمر کے تلامذہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں جب کوئی لونڈی خریدنا ہوتی تو اس کی پیٹھ، پیٹ اور پنڈلیاں ننگی کر کے دیکھتے تھے۔ اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر دیکھتے تھے اور سینے پر پستانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر دیکھتے تھے۔
مجاہد کا بیان ہے کہ ایک موقع پر ابن عمر بازار میں آئے تو دیکھا کچھ تاجر لوگ ایک لونڈی کو خریدنے کے لیے الٹ پلٹ کر دیکھ رہے ہیں۔ انھوں نے آ کر اس کی پنڈلیاں ننگی کر کے دیکھیں، پستانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر اس کو جھنجھوڑا اور پھر خریدنے والوں سے کہا کہ خرید لو۔ یعنی اس میں کوئی نقص نہیں۔

الروايات

الرواية الأولى : عن ابن عمر أنه كان إذا اشترى جارية كشف عن ساقها ووضع يده بين ثدييها وعلى عجزها وكأنه كان يضعها عليها من وراء الثياب **الراوي: نافع مولى ابن عمر المحدث: الألباني – المصدر: إرواء الغليل – الصفحة أو الرقم: 6/201**

خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح

الرواية الثانية : فى مصنف عبدالرازق الجزء السابع صـ286

حديث رقم 13202 _عن معمر عن عمرو بن دينار عن مجاهد قال مر بن عمر على قوم يبتاعون جارية فلما رأوه وهم يقلبونها أمسكوا عن ذلك فجاءهم بن عمر فكشف عن ساقها ثم دفع في صدرها وقال اشتروا قال معمر وأخبرني بن أبي نجيح عن مجاهد قال وضع بن عمر يده بين ثدييها ثم هزها

الرواية الثالثة : فى مصنف عبدالرازق الجزء السابع صـ286

الحديث رقم 13203_ عن بن عيينة عن عمرو بن دينار عن مجاهد قال كنت مع بن عمر في السوق فأبصر بجارية تباع فكشف عن ساقها وصك في صدرها وقال اشتروا يريهم أنه لا بأس بذلك"

وسيأتي عن عطاء ومجاهد كلاهما عن ابن عمر في أمر الثديين

وقد توبع عبد الله بن نمير

أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في المصنف ت الشثري (ج11/ص310) حدثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا أراد أن يشتري الجارية وضع يده على أليتيها وبين فخذيها وربما كشف عن ساقيها. وهذا إسناد صحيح

لكن زعم الكاتب أن هذا من غرائب "علي بن مسهر" وبالتالي لا يصح قلت تالله أنه هو الهوى فهو متابع ولم يتفرد بهذا فكان ماذا؟! هل سنمشي على آراء الملحدين إذا لم يعجبهم أثرٌ أو حديثٌ ما ذهبنا نحن نضعف الأثر بكافة الوسائل فقط لكي نرد عليهم !وكأنهم إذا انتقدوا شيئاً كان هو الحق ويجب أن نقول بخلافه حتى يكون الصحيح

قوله (أليتيها) مثنى مفرده "ألية" أي موخرة المرأة أي عجيزتها

وأخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص236-237) عن عبد الله بن عمر، عن نافع، عن عبد الله بن عمر. ومعمر، عن أيوب، عن نافع، أن ابن عمر كان إذا أراد أن يشتري جارية، فواطأهم على ثمن، وضع يده على عجزها، وينظر إلى ساقيها وَقُبُلِهَا يعني بطنها. صحيح

وهنا الأثر يشير إلى أن هذا كان بعد الشراء بدليل قوله (ذا أراد أن يشتري جارية، فواطأهم على ثمن) أي بعد أن يتفقوا على سعر معين يضع ابن عمر يده على عجزها وينظر إلى ساقيها وَقُبُلِهَا يعني بطنها

قلت لا أدري عبد الله بن عمر تصحيف وصوابه "عبيد الله" بالتصغير أم هو حقاً "عبد الله" لأنهما أخوان وعلى كل حال فهو متابع

ثم قال عبد الرزاق عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر ... مثله. وهذا إسناد صحيح

وقوله (مثله) أي مثل المتن السابق "أن ابن عمر كان إذا أراد أن يشتري جارية، فواطأهم على ثمن، وضع يده على عجزها، وينظر إلى ساقيها وَقُبُلِهَا يعني بطنها"

وأخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص238) عن ابن جريج، عن نافع، أن ابن عمر كان يكشف عن ظهرها، وبطنها، وساقها، ويضع يده على عجزها. صحيح وإن كان ابن جريج مدلساً لأنه متابع وللأثر طرق أخرى وقال يحيى بن سعيد القطان ابن جريج أثبت من مالك في نافع (تاريخ ابن أبي خيثمة السفر الثالث ط الفاروق ج2/ص217)

عطاء بن أبي رباح عن ابن عمر

أخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص236) عن ابن جريج، عن عطاء قال: قلت له: الرجل يشتري الأمة، أينظر إلى ساقها، وقد حاضت، أو إلى بطنها؟ قال نعم، قال عطاء: كان ابن عمر يضع يده بين ثدييها، وينظر إلى بطنها، وينظر إلى ساقها، أو يأمر به.

قال أحمد بن حنبل عطاء بن أبي رباح قد رأى ابن عمر ولم يسمع منه (انظر المراسيل لابن أبي حاتم الرازي ص154) لكن هنا رؤية وليس سماع ولعل عطاء أخذ هذا من مجاهد كما سيأتي ومجاهد سمع من ابن عمر وصحبه

مجاهد عن ابن عمر

أخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص237) عن معمر، عن عمرو بن دينار، عن مجاهد قال: مر ابن عمر على قوم يبتاعون جارية، فلما رأوه وهم يقلبونها، أمسكوا عن ذلك، فجاءهم ابن عمر، فكشف عن ساقها، ثم دفع في صدرها، وقال: اشتروا. إسناده صحيح

وقد توبع معمر بن راشد أخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص237) عن ابن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن مجاهد قال: كنت مع ابن عمر في السوق، فأبصر جارية تباع، فكشف عن ساقها، وصك في صدرها، وقال: اشتروا، يريهم أنه لا بأس بذلك.

قوله (دفع في صدرها) و(وصك في صدرها) واحد ولعله يقصد بهما وضع يده بين ثدييها

وهذا إسناد صحيح متصل

وأخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص237) بتصرف عن ابن عيينة ومعمر كلاهما عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد قال: وضع ابن عمر يده بين ثدييها، ثم هزها.

إسناد صحيح وأما رواية ابن أبي نجيح للتفسير عن مجاهد فهو من كتاب الثقة القاسم بن أبي بزة ولكن ليس هذا من التفسير

وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف ت الشثري (ج11/ص309) حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد قال: كنت مع ابن عمر أمشي في السوق فإذا نحن بناس من النخاسين قد اجتمعوا على جارية يقلبونها، فلما رأوا ابن عمر تنحوا وقالوا: ابن عمر قد جاء، فدنا

منها ابن عمر فلمس شيئاً من جسدها وقال: أين أصحاب هذه الجارية، إنما هي سلعة.
إسناد صحيح متصل

وأخرجه عبد الرزاق في المصنف ط التأصيل الثانية (ج7/ص236) أخبرنا ابن جريج، قال: أخبرني عمرو أو أبو الزبير، عن ابن عمر، أنه وجد تجاراً مجتمعين على أمة، فكشف عن بعض ساقها، ووضع يده على بطنها.

میرا آخری تبصرہ یہ ہے کہ

عبد الرزاق الصنعاني , الثوري , ابن جريج , نافع , الشعبي , مجاهد , عطاء , معمر,

ناصر الدین البانی , فتاویٰ عالمگیری کے تمام مرتب کرنے والے ،

یہ سب متعہ کی پیدائش ہیں۔